



## ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٤﴾

(البقرة: 184)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی)

روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح

اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے

ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔



## فرمانِ خلیفہ وقت

### رمضان اصلاح کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ

ہوتا ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہمیں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ

دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے

اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ پس اس مہینہ میں ہمیں اپنی

کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی چگالی

کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم

بھرپور طور پر اس کے لئے کوشش نہیں کر رہے تو رمضان کی

سحریوں اور افطاریوں سے ہی استفادہ کر رہے ہوں گے، کوئی عملی

اثر ہم پر نہیں ہو رہا ہوگا جو ہمارے روحانی اور تربیتی معیاروں

کو بلند کر رہا ہو۔ اسی طرح ہوں گے جس طرح بعض لوگوں کے

بارے میں لطیف مشہور ہیں کہ روزے رکھنے کا پوچھو تو عذر

ہو جاتا ہے۔ نفل اور تراویح کا پوچھو تو عذر پیش کرتے ہیں۔

نمازیں پڑھنے کے بارے میں کہا جائے باجماعت پڑھو تو عذر ہوتا

ہے اور جب افطاری کے بارے میں کہو تو پھر کہیں گے ہاں

ہاں ضرور ہم نے کرنی ہے۔ ہم بالکل ہی کافر تو نہیں ہو گئے۔

تو ہمیں ایسے مومن نہیں بننا چاہئے۔ پھر یہی لوگ ہیں جو دین

کو مذاق بناتے ہیں اور یہ لطیفے سے زیادہ مسلمانوں کی حالت

زار کا نقشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ لیکن حضرت مسیح

موعودؑ کو ماننے والوں کے معیار بہت بلند اور بہت اونچے ہونے

چاہئیں۔“ (خطبہ جمعہ 3 جولائی 2015ء)

### اس شماره میں

• ادارہ۔ رمضان کی تیاری

• قرب الہی کے حصول کے دن

• خلفاء سلسلہ کی بلاد عرب سے محبت

• امراض معدہ اور ہومیوپیتھی

• قرنیہ

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

# الفضل

لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جلد: 2 | شماره: 97

بدھ 22۔ اپریل 2020ء 28 شعبان 1441 ہجری قمری



## فرمانِ رسول ﷺ

### برکت والا مہینہ

یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت ہے۔ درمیان میں مغفرت

ہے اور آخر میں آگ سے نجات ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثانی صفحہ 173-174)



## حضرت سلطان القلم کے رشحاتِ قلم

### قرآن پر غور و تدبر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

• ”بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری

کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل

اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ

میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 386)

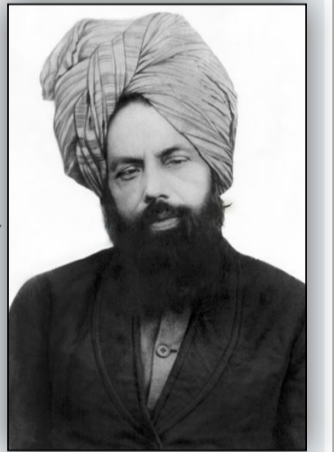
• ”قرآن شریف تدبر و تفکر و غور سے پڑھنا چاہئے.... تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت

رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں

خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تَدَبُّر و غور سے پڑھنا چاہئے اور

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 157)

اس پر عمل کیا جاوے۔“



اداریہ



## رمضان کی تیاری اسوہ رسولؐ کی روشنی میں

وخصوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے عبادات میں مصروف تھے۔ شعبان (جو عربی کا لفظ ہے) کا مادہ (root) ”شعب“ ہے جس کے بنیادی معنی اس پہاڑی سڑک کے ہیں جو انسان کو بلندی کی طرف لے جائے۔ ایک مومن شعبان میں رمضان کی تیاری کے لئے اس راستہ پر چل کر رمضان میں اپنی رفتوں کو چھوٹا ہے اور ”شعبہ“ درخت کی ایسی شاخ کو کہتے ہیں جو آگے شاخیں پیدا کرتی ہے پھوٹی اور نئی کونپلیں نکالتی ہے۔ ان معنوں میں اگر شعبان کو لیں تو ایسا درخت جو شعبان میں شاخیں نکالتا ہے اور رمضان میں جا کر وہ پھلوں سے لد جاتا ہے اور رمضان میں ان میٹھے رس بھرے مختلف ذائقوں والے پھلوں سے مومن محفوظ ہوتا ہے۔

اسی طرح بڑی نہر سے چھوٹی نہریں جسے ہم راجبہ کہتے ہیں نکلنے کے معنی میں بھی یہ مادہ شعب استعمال ہوتا ہے اور یوں رمضان سے قبل ایک مومن شعبان میں اپنے اپنے اعمال کو کھگالتا ہے اور جائزہ لیتا ہے کہ میں ان دینی اعمال پر عمل پیرا ہونے میں کہاں کھڑا ہوں۔ جائزہ لینے پر وہ نئے نئے عہد و پیمانہ باندھتا اور نئے نئے نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس طرح ایک بڑے نیک عمل کی فروعات پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد اے رمضان سے قبل یا ابتدائے رمضان میں ”رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ“ کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون افادہ عام کے لئے قلمبند فرمایا کرتے تھے جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوتا۔ ایک دفعہ آپ نے تحریر فرمایا۔

اس بات کا عہد کر لیں کہ رمضان کا مہینہ آپ کی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کر کے جائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہئے کہ ہر رمضان کے موقع پر اپنے دل کے ساتھ کم از کم یہ عہد باندھ لے کہ وہ اس رمضان میں اپنی فلاں کمزوری کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دے گا۔ اور پھر اس عہد کو پورا کر کے چھوڑے تاکہ اور نہیں تو رمضان کا مہینہ اسے ایک کمزوری اور نقص سے تو پاک کرنے کا موجب ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کے احباب حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے کمر ہمت باندھ لیں تو خدا کے فضل سے عید کا دن ہماری جماعت کے قدم کو بہت آگے پائے گا۔ ہم لوگوں میں ابھی بہت سی کمزوریاں اور نقص ہیں۔ کوئی نماز میں سست ہے۔ کوئی چندوں کی ادائیگی میں ڈھیلا ہے۔ کوئی لین دین میں صاف نہیں۔ کوئی لغو اور فضول عادات میں مبتلا ہے۔ غرض کسی میں کوئی نقص ہے اور کسی میں کوئی۔ پس آؤ آج سے ہم میں سے ہر فرد یہ عہد کرے کہ رمضان کے گزرنے سے قبل وہ اپنی فلاں کمزوری کو ترک کر دے گا اور پھر کبھی اپنے آپ کو اس کمزوری کے سامنے مغلوب نہیں ہونے دے گا۔ یہ کوئی بڑا عہد نہیں ہے بلکہ ایک معمولی ہمت کا کام ہے۔ اور اگر رمضان کا مہینہ اتنی بھی تبدیلی ہمارے اندر نہ پیدا کر سکے تو اس کا آنا یا نہ آنا ہمارے لئے برابر ہے۔“

الغرض شعبان کے لفظ میں چھٹنے یا نیا راستہ نکالنے کے معنی ہیں جو آگے چل کر جنت کا راستہ دکھلاتا ہے یا زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔ نیز شعبان کے مادہ ”شعب“ سے آگے جو الفاظ بنتے ہیں ان میں ”الشعب“ کے معنی توشہ دان یا منک کے ہیں اور ان معنوں کو بھی اگر رمضان پر اطلاق کریں تو بہت ہی لطیف تعلق شعبان کا رمضان سے بنتا ہے۔ انسان کی نیکیوں سے اس کے روحانی توشہ دان بھرتے ہیں جو سال کے بقیہ دنوں میں اس کے کام آتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

إِذَا سَلِمَ رَمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَةُ كَمَا أَنَّكَ إِذَا سَلِمَ جِلْدُكَ سَلِمَ بَدَنُكَ (در منثور جلد اول تفسیر سورۃ البقرہ آیت: 219) سے گزر گیا۔

شعبان میں رمضان کے لئے تیاری کے مفہوم کو ایک مثال سے بھی واضح کیا جاسکتا ہے۔ بعض لوگ ان دنوں کو warm up ہونے کے دن قرار دیتے ہیں۔ جس طرح ایک پہلوان اکھاڑے میں جانے سے پہلے یا ایک کھلاڑی میدان میں اترنے سے پہلے اچھل کود اور ورزش کر کے اپنے آپ کو warm up کرتا ہے۔ اسی طرح یہ دن ایک روحانی پہلوان کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا ہو جانے کے لئے، اس کے پیارے رسول حضرت محمدؐ کا مکمل مطیع و فرمانبردار بننے کے لئے جس مجاہدہ سے اسے آئندہ دنوں میں گزرنا ہے اپنے آپ کو warm up کرنے کے دن

اللہ تعالیٰ کو پانے اور لقائے باری تعالیٰ کے لئے سعی کرنے میں ایک مومن کے جو روحانی محاذ ہیں ان میں سے رمضان کا مہینہ سب سے زیادہ موزوں ہے۔ جس کے لئے بہت بڑی تیاری کی ضرورت ہے۔ کیونکہ فوج میں جتنا بڑا محاذ ہو تیاری بھی اتنی بڑی کی جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ رمضان کے آنے سے قبل کمر ہمت کس لیتے، نوافل اور عبادات میں اضافہ فرمادیتے، محفلوں اور مجالس عرفان میں رمضان کی برکات و اہمیت کا ذکر فرماتے اور یوں روزوں کے لئے مشقت برداشت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے۔

احادیث کی رو سے حضرت رسول کریمؐ نفلی روزے ترجیحاً شعبان میں ہی رکھا کرتے تھے۔ (بخاری کتاب الصوم۔ باب صوم شعبان)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (جن کے متعلق آتا ہے کہ نصف دین اگر سیکھنا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو) بھی شعبان میں گزشتہ ماہ رمضان کے چھوٹ جانے والے روزے رکھا کرتی تھیں۔ (ترمذی کتاب الصوم۔ باب تأخیر قضاء رمضان)

دائرہ معارف اسلام میں شعبان کے لفظ کے تحت لکھا ہے کہ آنحضرتؐ شعبان میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے کہ اکثر آپؐ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے۔ مگر امت کو شعبان میں بکثرت روزے رکھنے سے منع فرمادیا تاکہ وہ رمضان کے لئے تازہ دم رہیں۔ ایک دفعہ شعبان کے آخری روز آنحضرتؐ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں رمضان کی اہمیت و برکات کا یوں ذکر فرمایا۔

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی و عنقراری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے سوال کیا: ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی چکی لسی یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا“ (مشکوٰۃ کتاب الصوم۔ الفصل الثالث) شعبان کو آنحضرتؐ نے ”شہری“ یعنی میرا مہینہ اور رمضان کو ”شہر اللہ“ یعنی اللہ کا مہینہ قرار دے کر اسی تیاری کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ شعبان کے لفظ کا اگر لغات کی کتب کے حوالہ سے جائزہ لیا جائے تو بہت ہی دلچسپ مضمون ابھرتا ہے اور شعبان میں رمضان کی تیاری کا بہت گہرا تعلق قائم ہوتا ہے۔ لسان العرب میں شعبان کے معنوں میں لکھا ہے کہ عرب قوم اس ماہ پانی کی تلاش میں نکلا کرتی تھی۔ آنحضرتؐ روحانی پانی کی تلاش میں پہلے سے بڑھ کر اس ماہ میں سعی فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک رات آپؐ کو ڈھونڈتی ڈھونڈتی جنت البقیع میں جا پہنچیں جہاں آپؐ نہایت خشوع



## دُنیا بھر میں کورونا میں مبتلا احمدیوں کے لئے دُعا کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 17-اپریل 2020ء میں فرمایا۔

”آخر پر میں دوبارہ آج کل کے مرض کے حوالے سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے احمدی مریض ہیں بعض، اُن کے لئے بھی دُعا کریں اللہ تعالیٰ سب کو شفا کے کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صحیح رنگ میں ہمیں عبادت کا اور حقوق العباد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد یہ بلا ہم سے دُور فرمائے۔ دُنیا کو بھی سمجھ اور عقل دے وہ بھی ایک خدا کو پہچاننے والے بنیں، خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں، توحید کو جاننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔“

### بقیہ از صفحہ 7-بلاد عرب سے محبت

ایک اور احمدی عرب خاتون کو موجودہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیار اور شفقت کے سلوک کو دیکھ کر یہ احساس پیدا ہوا۔ مکرمہ فانی غزلان آف مراکش اپنی حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے پہلی ملاقات کے بارہ میں لکھتی ہیں: ”حضور انور نے اتنے پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا کہ مجھے ایسے لگا جیسے ہمارا حضور کے ساتھ کئے سالوں سے بہت گہرا تعارف ہے۔“ (صلحاء العرب وابدال الشام)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عربوں پر شفقت کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی عمر کے آخری دن اپنے اہل و عیال کے بجائے آپ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قریب گزارنے کے امیدوار ہیں۔ چنانچہ مصطفیٰ ثابت مرحوم جن کا تعلق مصر سے تھا۔ آپ اپنی زندگی میں جماعت کے بہت مخلص خادم تھے اور جب وہ فوت ہوئے تو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ حضور پُر نور نے مصطفیٰ ثابت صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: ”آپ جب گزشتہ سال آٹھ مہینے سے زیادہ بیمار ہوئے تو مجھے لکھتے رہے کہ میں یہاں آنا چاہتا ہوں اور جتنا وقت ہے وہ یہاں آپ کے قریب گزارنا چاہتا ہوں تو میں نے کہا آجائیں یہیں۔ تو آپ یہاں گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے آئے۔ جس دن آپ آئے کافی بیمار تھے مجھے پتہ لگا تو میں نے کہا کہ جا کے میں پتہ کرتا ہوں لیکن ان کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ میں آ رہا ہوں تو بڑی تیزی سے یہ اپنے کمرے سے نکلے ہیں اور میرے دفتر پہنچ گئے۔“

(صلحاء العرب وابدال الشام)

لیکن حضور انور کی محبت اس حد تک نہیں رُکی بلکہ جب مصطفیٰ ثابت فوت ہوئے آپ ایدہ اللہ تعالیٰ قبرستان میں اس خادم کے مزار پر عزاز واکرام کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور یہ وقت جلسہ سالانہ برطانیہ کے فوراً بعد کا تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیت بے پناہ تھی۔ اس کے باوجود آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے میت والی گاڑی سے قبر تک میت کو خود کندھا دیا۔ پھر اپنے دست مبارک سے تابوت کو لحد میں اُتارا۔ جب قبر کی تیاری ہونے لگی تو پیارے حضور نے بعض خوش نصیبوں کی قبور پر دعا کی جن میں سے پہلے مکرم حلیمی الشافعی ہیں (جن کی فوت ہونے سے پہلے خواہش یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے قریب اپنے آخری دن گزاریں۔ ان کی وفات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دفتر کے دروازہ پر ہوئی) قبر تیار ہونے پر پیارے آقا نے اپنے دست مبارک سے کتبہ نصب فرمایا اور پھر اجتماعی دُعا کروائی۔

6- MTA پر حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات باقاعدگی سے سننا۔  
7- بیوت الذکر میں قرآن وحدیث کے درس سن کر نیکی کی باتوں کو دلوں میں اُتارنا۔  
8- اخبارات و رسائل میں رمضان سے متعلقہ مضامین کا مطالعہ کر کے عبادت میں چاشنی پیدا کرنا۔  
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔  
ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو مسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب والترہیب - کتاب الصوم - الترغیب فی صیام

رمضان احتساباً... حدیث نمبر 1498)

پس یہ ہوائیں بھی اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو جنہوں نے یہ عہد کیا ہو کہ اپنے اندر رمضان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنا ہے اونچا اڑا کر لے جانے والی ثابت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ سارا سال جنت کی تزئین و آرائش ہو رہی ہے اس کا فیض یونہی نہیں مل جاتا۔ یقیناً روزوں کے ساتھ عمل بھی چاہئیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ اتنا اہتمام فرما رہا ہو کہ سارا سال جنت کی تیاری ہو رہی ہے کہ رمضان آ رہا ہے میرے بندے اس میں روزے رکھیں گے، تقویٰ پر چلیں گے، نیک اعمال کریں گے اور میں ان کو بخشوں گا اور میں قرب دوں گا۔ تو ہمیں بھی تو اپنے دلوں کو بدلنا چاہئے۔ ہمیں بھی تو اس لحاظ سے تیاری کرنی چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ نے موقع میسر کیا ہے اس سے فیض اٹھانا چاہئے۔

\*\*\*\*\*

## اس سال بھی توفیق ملے روزوں کی یارب

اس سال بھی توفیق ملے روزوں کی یارب قرآن پڑھوں ڈوب کے اس سال بھی یارب خوش بختی ہماری ہے کہ پھر آیا ہے رمضان توفیق ہو حق اس کا ادا کرنے کی رحمان آندھی کی طرح صدقہ و خیرات کریں ہم معمول سے بڑھ چڑھ کے عبادت کریں ہم راتوں کی عبادت کے بہت لطف اٹھائیں دن رات مساجد کی طرف دوڑ لگائیں ہوں پیاسوں کی سیری کے لئے دید کے سامان اور بھوکے تو بھوکے ہیں ترے پیار کے جاناں خود اپنی رضا جوئی کی سب راہیں سُبجھا دے دل اتنا ہو شفاف ترا چہرہ دکھا دے امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ہیں۔ گویا کہ جہاں اس دنیا میں ایک مومن اللہ کو پانے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوتا ہے تو دوسری جانب اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی رمضان کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں اور جنت سجائی جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان کے استقبال کے لئے سارا سال جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان آتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ! اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لئے خاص کر دے۔

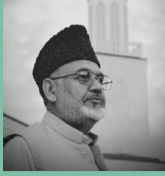
(سنن بیہقی شعب الایمان۔ فضائل شہر رمضان۔ باب الجنة تزین من الحول إلی الحول لشہر رمضان) اس لئے ہر مومن کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھ کر جنت کے حصول کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں: ”میری امت ہر گز رسوا نہ ہوگی جب تک رمضان کا قیام کرتی رہے گی۔ اگر لوگ جان لیں کہ رمضان کے کس قدر فوائد ہیں تو پھر میری امت یہ تمنا کرے کہ رمضان سارا سال رہے۔“ (کنز العمال۔ الجزء الثامن۔ حدیث نمبر 23715) پھر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان کو تم پر فرض کیا ہے اور میں نے اس کی راتوں کی عبادت کو تمہارے لئے بطور سنت قائم کر دی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل مسند حضرت عبدالرحمن بن

عوف حدیث نمبر 1710) پس موسم بہار کے آنے سے قبل ہواؤں کی سرسراہٹ، بادلوں کے رنگ بدلنے اور پودوں کے مہکنے سے موسم بہار کی اطلاع مل رہی ہوتی ہے۔ اس طرح روحانی موسم بہار کے آنے سے قبل درخت وجود کی سرسبز شاخیں بھی پھل لانے کے لئے تیاری کر رہی ہوتی ہیں اور روحانی مال و متاع کو سمیٹنے کے لئے کمر ہمت کس لیتے ہیں۔ اپنے گناہوں اور غفلتوں کے بوجھ اُتار پھینک کر بخشش اور مغفرت کے آب حیات کے جام نوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاری و ساری سفر میں تیزی لے آتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ رمضان کے گزرنے پر ہمارے ہاتھ پھر خالی کے خالی رہ جائیں اور روح تشنہ۔ پس ہم سب کو دل کی گہرائیوں سے رمضان کو جی آیاں نوں، اھلاً وسھلاً و مرحباً کہنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اس نیت، ارادہ، خواہش اور دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اس کے تقدس کو قائم کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اس کی برکات سے بھرپور استفادہ کرنے کی ہمت دے اور ہم جب رمضان کو الوداع کر رہے ہوں تو یہ ہمارے اندر داخل ہو چکا ہو۔ خدا کرے یہ رمضان ہم سب کے لئے، ساری دنیا میں پھیلے احمدیوں کے لئے اور ساری انسانیت کے لئے خیر لے کر آئے اور ہم سب کو خیر دے کر جائے۔ آمین۔

اب آخر میں آئیں دیکھیں رمضان کی تیاری میں ہمیں کس قسم کے عہد و پیمانہ باندھنے ہیں۔ اپنا ایک زیرو پوائنٹ مقرر کر کے خدا کی طرف تیزی سے سفر اختیار کرنے کے کون کون سے امور ہیں جن کے حوالہ سے ہمیں تیاری کرنی ہے۔

- 1- بیچ وقتہ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی۔
- 2- نماز تہجد کے لئے کوشش۔
- 3- نوافل کی ادائیگی میں کثرت۔
- 4- تلاوت قرآن پاک میں کثرت تا رمضان میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل ہو۔
- 5- قرآنی سورتوں اور ادعیہ ماثورہ جو یاد ہیں ان کو دہرانا تا رمضان میں نوافل میں کثرت سے ان کا ورد کیا جائے۔



## قرب الہی، برکتوں اور رحمتوں کے حصول کے دن۔ آداب رمضان المبارک

### روزہ کی فرضیت کے احکام

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیات 184 تا 188 میں رمضان کے روزوں کی فرضیت اور احکامات و آداب اور مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جن کو خلاصہً حضرت مرزا بشیر احمدؒ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف سیرت خاتم النبیین میں ”صیام رمضان“ کے عنوان میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اب ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی آمد، روزوں کا بھی آغاز ہوا۔ یعنی یہ حکم نازل ہوا کہ رمضان کے مہینہ میں تمام بالغ مسلمان مرد و عورت باسثناء بیماروں اور ناتوانوں کے اور باسثناء مسافروں کے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے سے پرہیز کریں اور ان اوقات میں خاوند بیوی کے مخصوص تعلقات سے بھی پرہیز کیا جاوے اور روزوں کے ایام کو خصوصیت کے ساتھ ذکر الہی اور قرآن خوانی اور صدقہ و خیرات میں گزارا جاوے اور روزوں کی راتوں میں مخصوص طور پر نماز تہجد کا التزام کیا جاوے وغیر ذلک۔“

(صفحہ 336-37) (طبری ص 1)

### روزہ کی اصل غرض

اسلام میں مختلف قسم کی عبادات کا مقصد تزکیہ نفس ہی ہے نماز سے بھی یہی غرض ہے، زکوٰۃ سے بھی یہی غرض ہے روزہ سے بھی یہی غرض مقصود ہے وعلیٰ ہذا القیاس یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

”روزے ڈھال ہیں پس روزہ کی حالت میں نہ کوئی شہوانی بات کرے نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی یا گالی گلوچ کرے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں۔“

(بخاری کتاب الصوم)

• حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی روایت ہے کہ روزہ اس وقت تک ڈھال کا کام دیتا ہے جب تک روزہ دار خود اس ڈھال کو گزند نہ پہنچائے اور اس میں کوئی ٹوٹ پھوٹ اور رخنہ نہ ہونے دے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کے لئے حصن حصین ہے۔ اور خدا کے عذاب سے بچانے کا ذریعہ۔

(تحفۃ الصیام صفحہ 39)

• حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو روزہ دار جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔

(بخاری کتاب الصوم)

پس اگر کوئی شخص روزہ کے آداب کا لحاظ اور خیال نہیں رکھتا تو اس کا محض بھوکا پیاسا رہنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ ایک عبادت ہے جو مقررہ شرائط کے ساتھ فرض ہے لیکن کئی بدقسمت ایسے بھی ہوتے ہیں جو بادی النظر میں تو روزہ رکھتے ہیں مگر اس کے اعلیٰ ثواب سے غلط کام اور لغو کام سرانجام دے کر ثواب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ابن ماجہ کی ایک روایت اس مضمون کو مزید یوں کھولتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

”کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ایک مرتبہ پھر خدا تعالیٰ نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام نصیب کئے ہیں اور خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھا کر اپنے رب کا قرب، اس کی خوشنودی، اس کا رحم اور فضل اور برکتیں تلاش کریں گے جو ان بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے ایام اور اس بابرکت مہینہ کی عظمت اور شان اس طرح فرمائی ہے۔

### عظمت رمضان

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت اور شان والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ثواب و فضیلت کے لحاظ سے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اس بابرکت مہینہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے نجات پانے کا زمانہ ہے۔

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ تحفۃ الصیام صفحہ 28)

• اس بابرکت مہینہ کی عظمت کے بارے میں ایک اور حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے مسلم کتاب الصوم میں درج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے خوب کھول دیئے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے اچھی طرح بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی ایک اور روایت مسلم کتاب الصوم میں یوں آتی ہے۔

• فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں ڈال دی جاتی ہیں۔

ایک حدیث میں ”دَحَلْ رَمَضَانَ“ کے الفاظ ہیں یعنی جب کوئی شخص رمضان کو اپنے اندر داخل کر لے تو پھر رحمت کے دروازے اس پر کھل جاتے ہیں اور وہ نیک اعمال بجا لا کر جہنم کے دروازوں کو بند کر لیتا ہے اور پھر ایسے شخص کی کوششوں اور خدا کے فضل سے اس کا شیطان بھی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔ اگر آپ اپنے ماحول کا غور سے جائزہ لیں تو یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی کہ کئی لوگوں کے شیطان کھلے رہتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہی ہوتے ہیں۔ رشوت ستانی، جھوٹ، غیبت، تہمت، چوری، ڈکیتی، مہنگائی، لوگوں کے حقوق غصب کر کے، تو ایسے لوگوں کا شیطان کھلا ہی رہتا ہے۔ شیطان کو انسان خود ہی زنجیر ڈالتا ہے اور وہ اس کے اعمال صالحہ ہیں۔

• ترمذی میں ایک روایت اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کرتی ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے! آؤ آگے بڑھو اور اے برائی کے چاہنے والے! رک جا۔ اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر ایک رات کو ایسا ہی ہوتا ہے۔“ (تحفۃ الصیام صفحہ 33)

کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

پس اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر روزے تقویٰ کا حصول، تزکیہ نفس، قرب خداوندی اور مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے فرض کئے ہیں۔ جس کے لئے خود خدائے رب ذوالجلال نے اور اس کے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ نے آداب بیان فرمائے ہیں اگر ان آداب کو ملحوظ رکھ کر روزہ نہ رکھا جائے تو وہ یقیناً بے فائدہ ہے۔ اب میں چند مزید گزارشات اس سلسلہ میں کروں گا جن کے بجالانے سے ہمارے روزے ہمیں مزید برکتوں کے حاصل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

### نماز باجماعت کا قیام ہے

1- نماز مسلمانوں پر باجماعت ہی فرض قرار دی گئی ہے۔ سب سے اول بات جاننے کی یہی ہے کہ نماز کو باجماعت ہی ادا کیا جائے۔ اس کے لئے پوری کوشش کی جائے۔

اس وقت مساجد میں نمازیوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ مصروفیت بہت زیادہ ہے، مساجد دور دور ہیں، کام اور جاب سے فراغت نہیں ملتی، وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں یہ اختیار تو نہیں کہ کسی کے جج مقرر ہو جائیں ہر شخص اپنی مصروفیت کو خوب جانتا ہے مگر چند چیزیں اور امور ایسے ہیں کہ اگر ہم وہ کر لیں تو ہمیں ثواب ملے گا۔ ان میں اول یہ ہے کہ ہم نماز باجماعت کی اور مسجد جانے کی نیت کریں اور پختہ نیت کریں کہ ہر حال میں ہم نے جانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ When there is will there is a way۔ اگر دل میں پختہ عزم ہو تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ نیت کے بعد اگر کوئی موانع ہو جائیں تو اس کو نماز باجماعت کا ثواب مل جائے گا۔

دوسرے اگر واقعہً گھر مسجد سے دور بہت دور ہے تو پھر گھر میں فیملی کو اکٹھا کر کے سب کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ لی جائے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سات ایسے اشخاص ہوں گے جن پر خدا کے سایہ کے علاوہ اور کسی کا سایہ رحمت نہ ہو گا اور ان میں ایک وہ شخص ہے ”وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ“ کہ جس کا دل مسجد میں لٹکا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقات)

فجر اور عشاء کی نماز پر آنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی مہمانی کرتا ہے۔

پس رمضان میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام فرمائیں کہ یہ قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔ برائیوں سے روکنے کا ذریعہ اور مومن کی معراج ہے۔

### نماز تہجد کا قیام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل کی آیت 80 میں نماز تہجد کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے۔

اور رات کو بھی تو اس قرآن کے ذریعہ سے کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔

سورۃ مزمل میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یوں مخاطب فرمایا ہے۔

”رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کے جاگنے والوں کو سچ کی عادت پڑ جاتی ہے“

”تجھے دن کے وقت بہت سا کام ہوتا ہے۔“

ان آیات میں نماز تہجد کی فضیلت بیان ہوئی ہے نیز یہ کہ دن کے وقت آنحضرت ﷺ کے کاموں کی ایک لمبی فہرست ہے مگر پھر بھی نماز تہجد کا اس قدر التزام تھا کہ خدا کے حضور کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے اس لئے ضروری ہے کہ رمضان کی راتوں میں سحری کے کے وقت نوافل ادا کرنے کی



- حضرت امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں: ”تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا۔“ (کشی نوح) پھر فرماتے ہیں:

”سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب الہی کو پڑھو، بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔“

(الحکم 17 اکتوبر 1900ء)

قرآن کریم کی تلاوت۔ سوچ سمجھ کر پڑھنا پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے چاہنا اور اس کے لئے دعائیں کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

### درس القرآن

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خصوصیت کے ساتھ مساجد میں کہیں 4 گھنٹے، کہیں 3 گھنٹے، کہیں ایک گھنٹہ روزانہ درس القرآن بھی ہوتا ہے اور احباب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ شامل ہونے والوں کو کئی لحاظ سے اجر ملتا ہے۔ مثلاً یہی کہ قرآن کریم سنا جاتا ہے اور قرآن سننے پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ایسے شخص پر رحم ہوتا ہے۔ پھر یہی قرآن سننا اور درس القرآن، ذکر الہی کی بھی مجلس بن جاتی ہے جس کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے کہ ایسی مجلس پر فرشتے آتے ہیں اور اپنے پروں سے انہیں گھیر لیتے ہیں ان پر رحمت و سکینت نازل ہوتی اور پھر ان کی مغفرت کا اعلان ہو جاتا ہے۔

پس ایسے دوست و احباب جو درس القرآن میں شامل نہیں ہوتے وہ کوشش کریں اور اس طرح بھی نیکیاں کمانے کی طرف توجہ کریں اور اس ثواب سے محروم نہ ہوں جو مغفرت کا ذریعہ ہے۔ یہی تو رمضان کا مقصد ہے۔

### رمضان اور دعائیں

حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

”رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔“

(جامع الصغیر)

دعاؤں سے انسان اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانیت بڑھتی ہے اسے توکل کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ جتنی زیادہ دعائیں ہوں گی اتنی زیادہ ہی روحانی ترقی ہو گی یعنی خدا تعالیٰ سے رشتہ مضبوط ہو گا۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں: ”رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، دعاؤں کا مہینہ ہے۔“

(الحکم 24 جنوری 1901ء)

رمضان دعاؤں کے لئے بہت ہی سازگار اور موزوں ترین ہے کنز العمال میں ایک روایت یوں آتی ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتے کو بھیجتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے:

”اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور آگے بڑھ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جائے، کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے، کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تاکہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔“

پس اس سے زیادہ دعاؤں کے لئے اور کون سا موسم زیادہ موزوں، مناسب اور سازگار ہوگا۔

### قبولیت دعا

خدا تعالیٰ دینے والا ہے، مستجاب الدعوات ہے، جب بھی اس کے بندے اس کے آگے عاجزی انکساری فروتنی تضرع و ابتهال سے جھکیں گے وہ پالیں گے۔

کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اللہ کی سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔“

(مسلم باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن)

حضرت ابوسعید خدریؓ ہی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں۔ عرض کیا گیا: یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”مجلس الذکر فی المساجد“ مساجد میں ذکر کی مجالس لگانے والے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد)

یہاں پر یہ بات لکھنی فائدہ مند ہو گی کہ ذکر الہی میں جہاں انسان درود شریف، تسبیح و تہلیل، حمد و ثناء، اللہ تعالیٰ کی بیان کرتا ہے، وہاں نماز بھی ذکر الہی میں آتی ہے۔ تلاوت قرآن کریم بھی ذکر الہی میں شامل ہے۔ اور نوافل کی کثرت بھی ذکر الہی میں شامل ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ وقت خصوصاً رمضان المبارک میں انسان ذکر الہی کرتا رہے۔

• رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہ دیں گے۔

(متدرک حاکم)

### تلاوت قرآن کریم

قرآن کریم کا رمضان المبارک سے گہرا تعلق ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”رمضان کا مہینہ ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔“

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ آیت 186)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ کہ یہ رمضان کا مہینہ ہی تھا جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا پس اس کے ایک معنی تو یہ ہوئے کہ رمضان ہی میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ پھر حدیث میں بھی آتا ہے کہ رمضان میں جبرائیل علیہ السلام حضور کے ساتھ مل کر قرآن کریم جتنا نازل ہو چکا تھا اس کا دور مکمل کرتے بلکہ آپ کی وفات کے سال ایک مرتبہ نہیں دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”رمضان کلام الہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اس لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہئے۔“

(تفسیر سورۃ بقرہ)

پس اس سے رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ رمضان کا مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے اور اس کی سالگرہ یہی ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق حاصل کی جائے۔

• حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے پینے سے روکا (اور یہ رک گیا) پس میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن کہے گا۔ اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات سونے سے روک دیا تھا (یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر قرآن پڑھتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی یہ شفاعت اور سفارش قبول کی جائے گی۔ (یعنی اسے بخش دیا جائے گا) (بیہقی شعب الایمان)

ضرور کوشش کرنی چاہئے۔ خواہ دو یا چار نوافل ہی کیوں نہ پڑھیں۔ اگر آپ نے نماز تراویح بھی پڑھی ہے پھر بھی اصل قیام اللیل یعنی نماز تہجد کی سنت کا ضرور التزام کریں کہ یہ قبولیت دعا کا خاص وقت بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کے لئے خاص تحریک و ترغیب فرمایا کرتے تھے۔

• بخاری کتاب الصوم میں یہ حدیث بھی آتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

• ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کا جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

### نماز تراویح

رمضان المبارک میں نماز تراویح بھی ادا کی جاتی ہے۔ اصل تو نماز تہجد ہی ہے۔ لیکن نماز تراویح بھی ادا کرنی چاہئے۔ حصول ثواب کا ایک موقع ہے جس میں قرآن سنا جاتا ہے اور قرآن سننے کا الگ ثواب ہے۔ جو دوست نماز تراویح پڑھتے ہیں انہیں نماز تہجد کی بھی ادائیگی کرنی چاہئے۔ اگر نماز تراویح ادا نہ ہو سکی ہو تو روزہ پھر بھی رکھا جانا چاہئے۔ اس ضمن میں ایک اور بات نوجوان طبقہ کے لئے عرض کروں گا کہ بعض اوقات نوجوان طبقہ نماز تراویح نہیں پڑھتا۔ حالانکہ جب آپ مسجد کے احاطہ میں ہیں تو آپ کو اس میں ضرور شامل ہونا چاہئے ورنہ گھر جا کر جلدی سوئیں تاکہ صبح نماز تہجد کے لئے بیداری ہو سکے۔ اس وقت کو باتوں یا کھیل کود میں ضائع نہ کرنا چاہئے۔ بعض اوقات بچے نماز تراویح میں بھی شامل نہیں ہوتے اور والدین کے انتظار میں مسجد کے احاطہ یا ماحول میں باتیں کرتے رہتے یا شور ڈالتے پھرتے ہیں۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔ اول تو یہی ہے کہ رمضان میں جتنی بھی نیکیوں کی توفیق ملے کر لینی چاہئیں۔ اگر نماز تراویح نہیں پڑھنی اور آپ کی کوشش یہ ہو کہ نماز تہجد ادا کرنی ہے تو وہ تو بہت بہتر ہے لیکن ماحول میں شور نہ ہو جس سے نماز پڑھنے والوں کی نماز میں خلل واقع ہو جائے۔

### ذکر الہی

رمضان المبارک میں خصوصاً لیکن عام دنوں میں بھی انسان اپنے آپ کو فضول باتوں سے بچائے اور اپنی زبان کو ذکر الہی سے تر رکھے۔ احادیث میں ذکر الہی کی بھی بہت فضیلت آتی ہے۔

• حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! ”جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔“ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 127)

• آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”ذکر الہی کرنے والے اور ذکر الہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔“

(بخاری کتاب الدعوات)

• ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں ملتے رہتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

(ابن ماجہ باب فضل الذکر)

• اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ

• ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی ہاتھ اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔“ (یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے)

(ترمذی کتاب الدعوات)

ایک اور حدیث میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔“ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول فی الركوع والسجود)

• ایک حدیث یوں بھی ہے: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

ان احادیث کے درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں دعا کی اہمیت اور قبولیت دعا پر ایمان نصیب ہو۔ دعا ہی ایسا ہتھیار ہے کہ جس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ سے ہر خیر طلب کر سکتے ہیں اور ہر شر سے پناہ مانگ سکتے ہیں۔

اس لئے نمازوں میں، پھر سجدوں اور رکوعوں میں بکثرت دعا کرنی چاہئے۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگیں اور خوب مانگیں۔ اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور وہ ضرور سنے گا اسی یقین کے ساتھ اس کے در پر جھکے رہیں۔

قبولیت دعا کے لئے ایک یہ گر بھی یاد رہے کہ کوئی بھی دعا مانگنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آنحضرت ﷺ پر درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔ پھر دعا مانگیں اور آخر میں بھی اپنی دعاؤں کو درود شریف سے مزین کریں اور پھر درود شریف کی تو ویسے ہی بہت برکتیں ہیں۔ اس سے انشاء اللہ دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں گی۔

### ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

اس بارہ میں ہر شخص خود سوچ سکتا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو دعائیں کرتے ہیں اور ان کی دعائیں عند اللہ مقبول بھی ہوتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”میں اپنے بندہ سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔“ (مسلم کتاب التوبہ)

• آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب التوحید)

ہر انسان کا اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق ہے۔ پس اسی تعلق کے مطابق اس سے سلوک کیا جاتا ہے تذکرۃ الاولیاء میں خاکسار نے ایک واقعہ پڑھا جو حضرت ابراہیم بن ادھم کا ہے کہ

جب لوگوں نے آپ سے دعاؤں کی عدم قبولیت کی شکایت کی تو فرمایا کہ تم خدا کو پہچانتے ہوئے بھی اس کی اطاعت سے گریزاں ہو اور اس کے قرآن و رسول ﷺ سے واقف ہوتے ہوئے بھی ان کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور اس کا رزق کھا کر بھی اس کا شکر نہیں کرتے، جنت میں جانے اور جہنم سے نجات پانے کا انتظام نہیں کرتے۔ ماں باپ کو دفن کر کے بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ابلیس کو غنیم جانتے ہوئے بھی اس سے معاندت (دشمنی) نہیں کرتے، موت کی آمد کا یقین رکھتے ہوئے اس سے بے خبر ہو اور اپنے عیوب سے واقف ہوتے ہوئے بھی دوسرے کی عیب جوئی

کرتے رہو۔ پھر بھلا خود سوچو کہ ایسے لوگوں کی دعائیں کیسے قبولیت حاصل کر سکتی ہیں۔

### قبولیت دعا کے اوقات

احادیث میں بہت سے مواقع ایسے بیان ہوئے ہیں جنہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے مثلاً

ایک حدیث میں یوں آتا ہے کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ)

افطاری کے وقت انسان کے قلب پر ایک سوز و گداز اور رقت کی کیفیت ہوتی ہے اور اس کی ساری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے اس لئے فرمایا کہ ایسے وقت کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ پس اس وقت کو جو افطاری سے قبل 10-15 منٹ کا وقت

ذکر الہی، تلاوت اور دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔ فضول باتوں اور خوش گپیوں اور کھانے پینے کے سامان کی طرف زیادہ توجہ نہ ہونی چاہئے۔ جو خواتین گھروں میں افطاری بنانے میں مصروف رہتی ہیں وہ افطاری بھی بناتی جائیں اور خود کو ذکر الہی میں بھی مشغول رکھیں۔ اپنے بچوں اور بڑوں کو بھی یہ بات بار بار ذہن نشین کرائی جائیں۔ تاکہ اس وقت سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

حضرت سید میر داؤد احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ جامعہ کے طلباء کو بار بار اس ضروری امر کی طرف توجہ دلاتے تھے تاکہ طلباء اس وقت سے خصوصی طور پر فائدہ اٹھاسکیں اور اپنے آپ کو دعاؤں میں مصروف رکھ سکیں۔

• قبولیت دعا کا ایک اور وقت تہجد کی نماز کا وقت ہے۔ ایک وقت سجدہ کی حالت ہے جب انسان فروتنی اور عاجزی سے اپنے آپ کو خدا کے حضور گرا دیتا ہے تو خدا کا رحم جوش میں آجاتا اور اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔

• پھر قبولیت دعا کا ایک اور وقت جمعہ کا وقت ہے۔ اس بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب مومن بندہ دعا کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد سوم مسند ابی ہریرۃ حدیث نمبر 7151)

• ایک اور وقت قبولیت دعا کا لیلۃ القدر کی رات ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آتی ہے۔ ان طاق راتوں میں بھی بکثرت عبادت کرنی چاہئے اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے چاہئیں۔

امام الزماں فرماتے ہیں: ”انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت کو چھوڑ دے جس قدر قرب الہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 436)

پھر فرمایا:

”جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔“

فرمایا: ”جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 195)

فرمایا: ”یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 130)

فرمایا: ”ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 682)

فرمایا: دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجد میں دعا کا موقع ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز

کو ترک کر دو، رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 176)

### رمضان المبارک۔ مالی قربانی اور صدقۃ الفطر

مالی قربانی تزکیہ نفس کرتی ہے اور رمضان کا بھی یہی ایک مقصد ہے کہ جب انسان اس بابرکت مہینہ میں مختلف قسم کی عبادات بجا لاتا ہے تو اس سے اس کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس مبارک مہینہ میں زکوٰۃ کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ دلاتے ہیں، بعض مالی قربانی کی طرف، بعض غرباء کی مالی امداد کی طرف، بعض صدقات کی طرف، وغیرہ۔ ہر ایک مالی قربانی کسی رنگ کی بھی ہو اگر اس میں دکھاوا اور ریاکاری نہیں تو وہ انسان کے لئے تزکیہ نفس کا کام دیتی ہے۔ رمضان ویسے ہی یہ سبق بھی دیتا ہے کہ غرباء کا خیال رکھا جائے اس سے انسان کو غریبوں کی بھوک کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جن کے مالی وسائل کم ہیں اور کھانے کو بھی کم ملتا ہے، تو روزہ ہر قسم کے سبق دیتا ہے اور ایک مالی قربانی کا بھی ہے۔

• بخاری کتاب بدء الوحی میں روایت آتی ہے کہ رسول اللہ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

پس ہمیں بھی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے خصوصاً اس وقت اسلام کے غلبہ کے لئے مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اور رمضان کے حوالہ سے غرباء کی خدمت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ پر زکوٰۃ فرض ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کریں۔ صدقۃ الفطر ادا کریں جس کے بارے میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ عید سے قبل یہ ادا ہو جانا چاہئے اپنے گھر کے تمام افراد کی طرف سے!

صدقۃ الفطر کی اہمیت اور بروقت ادائیگی کے بارہ میں ایک روایت یہ آتی ہے

کہ رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے جاتا ہے یعنی رمضان کی نیکیوں اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔

(بحوالہ احادیث آنحضرت ﷺ منتخب موضوعات صفحہ 135)

فطرانہ کی شروع رمضان ہی میں ادائیگی کر دینی چاہئے۔ آخری دن کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

پس رمضان ہمیں درج ذیل سبق دینے کے لئے آتا ہے کہ ہم

1- تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ سے حصہ لیں۔ یعنی خدا کا رنگ اختیار کریں۔ 2- ہر قسم کے گناہوں سے بچیں جو کہ تقویٰ کا خاصہ ہے۔ 3- ثابت قدمی دکھائیں۔ یعنی رمضان میں جو تقویٰ حاصل کیا ہے اس پر ثبات قدم حاصل ہو جائے۔ آئندہ بھی روزے رکھے، نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کی توفیق ملی اسے جاری رکھیں، تہجد بھی رمضان کے بعد پڑھیں، بعد میں بھی ذکر الہی اور دعاؤں میں اپنا وقت گزاریں، نیکی صدقہ و خیرات کرنے میں دریغ نہ کریں۔ 4- قوت برداشت پیدا کریں۔ 5- جسمانی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ 6- غرباء پروری کریں۔ 7- مایوسی اور احساس کمتری کو پاس تک نہ آنے دیں۔ 8- انسانوں کا احترام کرنا سیکھیں۔

حضرت امام الزماں فرماتے ہیں۔

”دنیا میں لاکھوں بکریاں بھڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی ان کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پرواہ نہیں ہوتی جو اس سے تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیرڑوں سے بھی بدتر۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 460)

پس رمضان میں خدا تعالیٰ سے سچا، پکا اور زندہ تعلق قائم ہو اور اس کی مخلوق کے ساتھ سچی، پکی اور خالص ہمدردی محض اللہ ہو۔ یہی ہمیں انسان بنانے کی اور یہی ہمیں رمضان سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ وباللہ التوفیق

\*\*\*\*\*



## خلفائے سلسلہ کی بلاد عرب سے محبت۔ ایک عرب کی زبانی

دیکھا کہ یہ ایک عظیم نعمت ہے اور آسمان سے نازل ہونے والا مادہ ہے اور عطاؤں والے خدا کی طرف سے ایک قابل قدر نشان ہے تو میرے دل نے پسند نہیں کیا کہ میں آپ کو اس میں شریک نہ کروں۔ چنانچہ میں نے اس امر کی تبلیغ کو ایک فرض سمجھا اور ایسے قرض کے مشابہ خیال کیا جسے ادا کئے بغیر اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔“ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 488-490)

(بحوالہ صلحاء العرب و ابدال الشام) آج عرب ملکوں کے ہر کونے سے یہ آوازیں زور سے اُٹھ رہی ہیں کہ اے مسیح موعود و مہدی مسعود ہم گواہ ہیں کہ آپ نے اس قرض کو خوب ادا فرمایا علیک الصلوٰۃ والسلام یا سیدنا۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود کی محبت روحانی تحفے تک محدود نہ تھی بلکہ آپ نے ہر پہلو سے اور ہر وقت اور ہر ذریعے سے اپنی عربوں سے محبت کا اظہار فرمایا۔

چنانچہ آپ کی سخاوت کا ذکر سیرت المہدی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالمجیب صاحب عرب نے مجھ سے ایک روز حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں ہی ذکر کیا کہ حضرت صاحب کی سخاوت کا کیا کہنا ہے۔ مجھے کبھی آپ کے زمانہ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ جو ضرورت ہوتی بلا تکلف مانگ لیتا اور حضور میری ضرورت سے زیادہ دے دیتے اور خود بخود بھی دیتے رہتے۔ جب حضور کا وصال ہو گیا تو حضرت خلیفہ اولؑ حالانکہ وہ اتنے سخی مشہور ہیں میری حاجت براری نہ کر سکے۔ آخر تنگ ہو کر میں نے ان کو لکھا کہ حضرت مسیح موعود کے خلیفہ تو بن گئے مگر میری حاجت پوری کرنے میں تو ان کی خلافت نہ فرمائی۔ حضرت صاحب تو میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت خلیفہ اولؑ نے میری امداد کی۔“

(سیرت المہدی، روایت نمبر 562 بحوالہ صلحاء العرب و ابدال الشام) اس واقعہ سے حضرت اقدس مسیح موعود کی جود و سخا کے علاوہ حضرت خلیفہ اولؑ کے آپ کے قدموں پر چلنے اور عرب احباب کے ساتھ محبت اور شفقت کے سلوک کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور عرب صحابی سیٹھ ابو بکر صاحب جو صدیقی النسب ہیں اور ان کا خدامانہ اور مخلصانہ وفا کا گہرا تعلق استوار رہا۔ آپ کے ایک خط کے جواب میں حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں، ”آپ کا خط ملا، حضرت خلیفہ المسیح آپ کے واسطے بہت دعا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم آپ کے واسطے رمضان میں بہت دعا کریں گے۔ آپ بڑے مخلص ہیں۔“ (صلحاء العرب و ابدال الشام)

قارئین کرام! ہم سب ..... مگر پھر بھی ان بے پناہ مصروفیات کے باوجود حضور نے ان عرب صحابی سے وعدہ کیا کہ ہم بکثرت دعا کریں گے۔ یہ بات عجیب لگتی ہے۔ مگر خلفاء جیسے نیک وجود سے آشنا لوگوں کے لئے یہ کوئی تعجب والی بات نہیں ہے اور ایسے واقعات سے خلفائے احمدیت کی تاریخ بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ جماعت کبابیر کا ایک مخلص عرب احمدی عبداللہ اسد عودہ جب سکول میں طالب علم تھے انہوں نے حضرت مصلح موعود کو خط لکھا۔ اس کا جواب 30 دسمبر 1947ء کو آیا۔ عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”اس وقت حالات خراب تھے لیکن ان مضطرب حالات کے باوجود آپ ہمارے لئے دعا کرنے کے لئے اور ہمیں ہدایات دینے کے لئے ہمیشہ تیار تھے۔“

(مجلد التقوی، العدد الخاص، ذکریاتی مع الخلفاء، از محمد طاہر ندیم) یہ تھی حضرت مصلح موعود کی محبت اور یہ وہ ہدایات ہیں جن پر عمل کر کے جماعت احمدیہ کبابیر نے بے شمار برکات کو حاصل کیا۔ خلفائے احمدیت کی یہ نیک سیرت ہے کہ بے پناہ مصروفیات کے باوجود وہ ہمیشہ اپنے عرب احباب پر شفقت کرنے کے لئے وقت نکالتے ہیں۔ مکرم محمد منیر ادلی کا تعلق شام سے ہے۔ ان کی حضرت خلیفہ المسیح الرابعی سے ایک ملاقات کے دوران حضور کا پہلا

محبت کی داستانیں زمانہ قدیم سے انسان اور انسانی زندگی کا حصہ رہی ہیں۔ عاشق اور معشوق کی کہادتوں سے تو سب واقف ہیں مگر ایک اور محبت بھی ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم میں کچھ یوں ہے: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبہ: 128)

یہ وہ محبت ہے جو انبیاء علیہ السلام کو اپنی قوم سے ہوتی ہے۔ وہ انبیاء ایسے پیارے وجود ہوتے ہیں جو کہ اپنی امت کے غم میں ہلاک ہونے کو تیار ہوتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں قرآن کریم کی شہادت ہے:

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (الشعراء: 4) اسی درجہ کی محبت رسول ہاشمی ﷺ کے بروز اور ظل نے انسانیت سے کی مگر عربوں سے آپ کی محبت بے نظیر ہے۔ آپ کی عربوں سے خاص محبت کی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ آپ کے آقا و مولیٰ ﷺ کی قوم ہے۔ کیونکہ عرب وہ قوم تھی جس میں آپ کے سید و مولیٰ کا ظہور ہوا۔ آپ کو عرب کی خاک سے محبت اس لئے تھی کہ وہ بلاد رسول ﷺ کی خاک ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم تھی جس پر نبیوں کا سردار طلوع ہوا اور آپ ﷺ کی ضیاء کرنوں نے ایک دفعہ ریگستان عرب کے ذرہ ذرہ کو تجلیات روحانیہ سے برکنار کیا۔ اے میرے پیارے اللہ اس نبی عربی پر درود بھیج جس نے فرمایا: ”أَحِبُّوا الْعَرَبَ بِلَاثٍ: لِأَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ“ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم)

اور آپ ﷺ کے اس غلام صادق پر رحمت بھیج جس نے عربوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”اے بندگانِ خدا! مجھے تم پر حسن ظن ہے اور میری روح تم سے ملنے کے لئے پیاسی ہے۔ میں تمہارے وطن اور تمہارے بابرکت وجودوں کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہوں تاکہ میں اس سرزمین کی زیارت کر سکوں جہاں حضرت خیر الوریٰ ﷺ کے مبارک قدم پڑے، اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کے لئے سرمہ بنا لوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 421) قارئین کرام! خاکسار نے اس مضمون کو لکھنے سے پہلے ایسا مضمون لکھنے کا ارادہ کیا جس میں عربوں کی خلافت احمدیہ سے محبت اور ان کی قربانیوں کا کچھ ذکر ہو۔ مگر مولانا محمد طاہر ندیم کی تصنیف (صلحاء العرب و ابدال الشام) کے حوالہ جات تلاش کرنے کے لئے مطالعہ کر کے مجھے یہ احساس ہوا کہ خلافت احمدیہ کے ہم عرب احمدیوں پر بے شمار احسانات ہیں اور ہمارے ہر ایک فرد کو اس مبارک سلسلہ کا شکر گزار بننا چاہئے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ میں عرب احباب کی قربانیوں کا ذکر کروں میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریثِ نعمت کے لئے خلافت احمدیہ کی عربوں کے ساتھ محبت اور شفقت کی کچھ جھلکیوں کے ذکر پر مشتمل مضمون لکھوں گا۔ مذکورہ بالا حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی عربوں سے محبت و شفقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ عرب تو عرب حضرت اقدس عرب سے ہر تعلق رکھنے والی چیز سے محبت رکھتے تھے۔ حضور مزید فرماتے ہیں: ”اے میرے بھائیوں! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے۔ اور میں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5 صفحہ 419-422 بحوالہ صلحاء العرب و ابدال الشام) اسی عظیم ترین محبت کے تقاضا یہ تھا کہ حضور نے اپنے پیارے عربوں کے لئے اس کو پسند نہیں کیا کہ وہ آپ پر نازل ہونے والا روحانی مادہ سے اور آپ پر آسمان سے اترنے والی نعمت سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے آپ نے بلا تامل ان کو دعوت دی اور فرمایا: ”اے عرب اور مصر اور بلاد شام کے بھائیوں، جب میں نے

سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے کھانا کھا لیا؟ اور پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور حضرت ابراہیم نے اپنے مہمانوں کے ساتھ یہی سلوک کیا کہ فَمَا بَشَاءَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ جَاءٌ بَعِجِلٌ حَنِينٌ (سود: 70) یعنی مہمان سے سلام دعا کے بعد دیگر باتوں سے قبل مہمان نوازی کا فرض ادا کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا: میں نے پرائیویٹ سیکرٹری کو کہہ دیا ہے کہ جب تک آپ یہاں ہیں روزانہ آپ کی ملاقات ہوتی رہے۔ چنانچہ مسلسل ایک ماہ تک ہر روز تقریباً ایک گھنٹہ تک وہ حضور انور کے ساتھ ملنے اور باتیں کرنے کی سعادت پاتے رہیں جو حضور انور کی غیر معمولی شفقت اور لطف و کرم پر دلالت کرتا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر انہیں وہاں پر موجود لوگوں نے ”خوش نصیب شخص“ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا تھا۔ (صلحاء العرب و ابدال الشام)

خلفائے احمدیت کی محبت صرف قربت میں رہنے والے خوش قسمت عرب احباب تک محدود نہیں بلکہ یہ نگاہ کرم دور دراز عرب ممالک میں رہائش پذیر عشاق کو اپنی خوشبو سے معطر کرتی رہی ہے۔ مکرمہ خلود عودہ جو سیریا کی ایک مخلص احمدی خاتون ہیں لکھتی ہیں: ”ہمارے والد صاحب ہمیں حضرت خلیفہ المسیح الرابعی سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھنے پر اور آپ کو ہمارے معاملہ سے اطلاع کر کے دعا کی برکات حاصل کرنے پر ہمیشہ آمادہ کرتے تھے۔ اسی لئے میرا حضور سے تعلق ایسا تھا جیسا ایک بیٹی کا اپنے والد سے تعلق ہوتا ہے اور یہ تعلق طالب علمی کے زمانہ سے شروع ہوا پھر بڑھتا رہا یہاں تک کہ جب میرے والد صاحب فوت ہو گئے تو حضور نے ہماری مدد کر کے اور سکون بخش باتیں کر کے ہمارے خاندان کو خاص شفقت سے نوازا۔ 1990ء سے حضور کے وصال تک میرا آپ سے ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ مسلسل جاری رہا۔ (التقوی)

اسی طرح طہ قزوق صاحب مرحوم جو اردن کی جماعت کے صدر رہے اور جماعت کے لئے خدمات کو سر انجام دینے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفہ المسیح الثالثی کی خدمت میں الوداعی ملاقات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے لکھا: ”جب میری باری آگئی اور میں اندر چلا گیا تو آپ نے مجھے گلے سے لگایا اور مجھے یہ محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے دل کے درمیان ایک wire تھا۔ جیسا کہ وہ ایک battery کو charge کرتا ہے اور آپ نے مجھے یہ محسوس کروایا کہ صرف میں ہی آپ کا عزیز مہمان ہوں۔ تصویر کھینچ لی اور ہم نے باتیں کی۔“ (التقوی)

حضرت خلیفہ المسیح الثالثی کی عرب سے محبت کے متعلق ایک اور واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ابو الفرج الحسینی صاحب جو سیریا کے ایک مخلص احمدی ہیں۔ 1972ء میں وہ ربوہ چلے گئے اور وہاں 8 مہینے تک رہے۔ حضور سے ان کی پہلی ملاقات کی کیفیت کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ ”مسئلہ یہ تھا کہ مجھے انگریزی نہیں آتی تھی اور حضور کو عربی تو آتی تھی مگر اس میں آپ نہیں بولتے تھے۔ اس لئے سب سے اچھا طریق یہ تھا کہ میں عربی میں بولوں اور حضور انگریزی میں۔ ہمارا محاذ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ ایسی ملاقات تھی جس میں مجھے جو احساس پیدا ہوا میں اس کو اور خلیفہ وقت سے میرے محبت اور تعلق کو بیان نہیں کر سکتا ہوں۔“

ابو الفرج مزید لکھتے ہیں کہ: ”ایک دن میں مختلف کھانا کھانے کی وجہ سے بیمار ہوا۔ آپ نے مجھے بلایا اور سوالات پوچھنے لگے (مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان سوالات کی وجہ کیا تھی۔ حضور یہ پوچھتے تھے کہ ہمارے ملک میں ہمارا کھانا کیا ہے۔ تب میں نے آپ کو بتایا) پھر میں حیران رہ گیا جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور انور نے دار الضیافت کو ہمارے ملکوں میں وہ مشہور کھانے پکانے کا حکم دیا جن کے بارے میں میں نے آپ کو بتایا۔ (التقوی)

قارئین کرام! جب محبت دل سے ہوتی ہے تو محبت کرنے والا اپنے محبوب کو کسی وقفہ کے بغیر پہچانتا ہے۔ اس کی مثال کچھ اس طرح ہے کہ عبد الکریم الفحسی جن کا تعلق الجزائر سے تھا۔ ان کے ساتھ ہونے والا واقعہ سے ان کو معلوم ہوا کہ خلیفہ وقت کی اپنے



# امراض معدہ اور ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل

ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 276)

## CARBO VEGETABILIS

ایلو پیتھک طریقہ علاج میں کاربوونج کو ٹکیہ کی شکل میں پیٹ کی ہوا کم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے یہ ٹکیہ معدہ کی ہوا کو کسی حد تک جذب کر لیتی ہے مگر معدے میں پیدا ہونے والے تیزاب کے خلاف رد عمل نہیں دکھاتی۔ ہومیو پیتھی میں بھی کاربوونج کو پیٹ میں پیدا ہونے والی ہوا دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے معدے میں جو عوامل ضرورت سے زیادہ ہوا پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں یہ انکے خلاف بھی رد عمل دکھاتی ہے۔

معدہ میں ہوا کا دباؤ اوپر کی طرف ہوتو اس میں بھی کاربوونج اچھی دوا ہے۔ کاربوونج میں ہوا سارے پیٹ میں نہیں بلکہ ایک حصہ میں اوپر کی طرف دباؤ ڈالتی ہے جس میں تعفن بھی پایا جاتا ہے کاربوونج کے اسہال میں بھی بدبو ہوتی ہے اور مریض بہت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ کاربوونج کے مریض کے معدے میں تیزابیت کی زیادتی ہائڈروکلورک ایسڈ یعنی نمک کے تیزاب کے زیادہ پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس اکثر اس کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 241:244)

## CINCHONA OFFICINALIS (CHINA)

نظام ہضم سست پڑ جاتا ہے پھل اور کھٹی چیزیں کھانے سے معدہ میں درد ہوتا ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا، پیٹ پھول جاتا ہے اگر جگر اور تلی میں سوزش ہو اور یرقان کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں نیز پتہ میں درد ہو تو ان سب علامتوں میں اگر چائنا مزاجی دوا ہو گی تو مفید ہو گی۔ دودھ پینے سے بھی معدہ خراب ہو جاتا ہے مزمن اسہال رات کو بڑھ جاتے ہیں۔ چائنا میں عموماً پیٹ کی ہوا میں بدبو نہیں ہوتی اور سارا پیٹ ہوا سے تن جاتا ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 301:300)

## COLOCYNTHIS

کولو سنٹھ روز مرہ کی اچانک پیدا ہونے والی بیماریوں مثلاً پیٹ درد وغیرہ میں بہت مفید ہے پیٹ کا درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ درد کی شدت سے دہرا ہوتا ہے اور آگے جھکتا ہے چونکہ دباؤ سے آرام آتا ہے اس لیے مریض ماؤف حصہ کو دباتا ہے اور آگے جھکنے سے سکون محسوس کرتا ہے گرمی سے کچھ آرام ملتا ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 323)

## COLCHICUM

معدے کی تکلیفوں میں اکثر زبان جلتی ہے دانتوں میں بھی درد ہوتا ہے منہ خشک اور پیاس بہت لگتی ہے۔ کھانے کی بو سے خصوصاً مچھلی پکنے کی بو سے بعض دفعہ متلی اتنی شدید ہوتی ہے کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے یا تو معدے میں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے یا سخت سردی۔ انتڑیوں میں تشنج کی وجہ سے پیٹ ہوا سے ایسا تن جاتا ہے کہ کم ہی ایسا تناؤ دوسری دواؤں میں دکھائی دے گا یہ انتڑیوں کا تشنج اور اس کے نتیجے میں ہوا کا دباؤ عرف عام میں اچھا رہتا ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 319:320)

## CROTALUS HORRIDUS

کروٹیلس کا مریض معدہ کے گرد کسی قسم کا کپڑا برداشت نہیں کر سکتا۔ کوئی چیز اس کے معدے میں نہیں نکلتی بلکہ شدید تے آجاتی ہے صفراوی مادے نکلتے ہیں خون کی تے بھی آتی ہے معدہ میں خالی پن کا احساس ہوتا ہے مریض کو یا تو قبض ہو گی یا دست شروع ہو جائیں گے سیاہ پتلی اور متعفن اجابت جس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ سرخ یا زردی مائل پیشاب آتا ہے۔ کروٹیلس پیٹ کی ہوا اور معدے کے السر میں بھی مفید ہے۔ (صفحہ 334، 335)

## AESCULUS HIPPOCASTANUM

ایسکولس میں کھانا کھانے کے بعد مسلسل بے چینی، جلن اور ایسا احساس رہتا ہے جیسے ابھی تے آنے والی ہو۔ نظام ہضم میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ معدے میں پتھر کا سا بوجھ، کھانا کھٹاس میں تبدیل ہو جاتا ہے اور کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں۔ منہ کا ذائقہ دھات کی طرح کسلیا، لعاب لیس دار، زبان پر سفید یا زرد موٹی تہہ اور منہ میں تھوک کی زیادتی ایسکولس کی نمایاں علامتیں ہیں۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 23)

## ABSINTHIM

ابسنٹیم میں معدے کی علامتیں بھی نمایاں ہیں۔ بھوک نہیں لگتی اور غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ڈکار، متلی، تے، معدے میں اچھا اور ہوا کا سخت زور، ایسے مریض کو عموماً قبض رہتی ہے، پیشاب بہت آتا ہے جس کا رنگ گہرا اور بو سخت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کی زبان موٹی ہو کر باہر نکل آتی ہے اور کانپتی ہے بولنے میں دقت ہوتی ہے اور فالجی اثرات نمایاں ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 6)

## ARSENICUM IODATUM

آرسینک آیوڈائیڈ کا مریض سردی محسوس کرتا ہے اس کے باوجود اسے پسینہ بھی آتا ہے اس کی تکالیف بڑھ جائیں تو متلی بھی شروع ہو جاتی ہے سخت پیاس لگتی ہے مگر فاسفورس کی طرح پانی پیتے ہی تھوڑی دیر میں تے ہو جاتی ہے۔ معدے میں شدید درد ہوتا ہے جس میں کولو سنٹھ کی طرح آگے جھکنے سے آرام آتا ہے سخت سوزش پیدا کرنے والے اسہال جو صبح کے وقت شروع ہوتے ہیں، معدہ ہوا سے بھرا رہتا ہے بھوک بہت لگتی ہے مگر کھانا جسم کو نہیں لگتا۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 103)

## ALUMINA

الیومینا میں معدہ جواب دے جاتا ہے، بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے ناقابل ہضم چیزیں مثلاً مٹی، کونکھ وغیرہ کھانے کی خواہش کے ساتھ معدہ میں سوزش اور تشنج، کسی چیز کا ذائقہ ٹھیک نہیں رہتا، کھٹے ڈکار آتے ہیں۔ الیومینا ان سب علامات میں مفید ثابت ہو سکتی ہے آرٹھیوسکلروسس سے ملتا جلتا اثر معدے پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ معدے کی رگیں اور خون کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے معدہ بہت تیزی سے بڑھاپے کے آثار ظاہر کرتا ہے۔ یہ معدہ کی عارضی بیماریوں مثلاً تیزابیت وغیرہ اور مزمن بیماریوں میں بھی کام آتی ہے بواہر کے مسوں میں بھی کام آتی ہے اس کی نمایاں علامت تیزابیت ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 51، 50)

## CARBO ANIMALIS

کاربو انیمیلس کے مریض کو معدے میں شدید کمزوری اور خالی پن کا اظہار ہوتا ہے کھانے کے بعد تھکن اور کمزوری، وزن اٹھانے اور محنت مشقت سے بھی سخت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 238)

## CAPSICUM

کیپسیکم میں کھانے کے بعد معدہ کی جلن نمایاں ہو جاتی ہے۔ پیچش اور اسہال میں گرمی کا احساس ہوتا ہے فارغ ہونے کے بعد بھی جلن رہتی ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 234)

## CHELIDONIUM

قبض ہو تو اجابت سخت گولیوں کی شکل میں ہوتی ہے جیسے بکری کی مینگنیاں ہوں۔ اسہال شروع ہو جائیں تو ان کی رنگت بھوری مٹی کی طرح ہوتی ہے قبض اور اسہال آپس میں ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ معدہ کا درد کمر تک پھیل جاتا ہے کھانا کھانے سے وقتی طور پر معدہ کی تکلیفوں میں آرام محسوس ہوتا ہے گرم خوراک اور گرم پانی مرغوب ہوتا ہے خصوصاً گرم دودھ پینے کی خواہش ہوتی

خدا سے محبت بے انتہا ہے۔ وہ واقعہ کچھ اس طرح ہے وہ لکھتے ہیں کہ: ”بیعت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے ساتھ میرا بہت ہی گہرا اور محبت کا تعلق قائم ہو گیا۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور انور کو اپنے خدام سے اس سے بھی زیادہ محبت ہے۔ اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا جب ایک مجلس سوال و جواب میں میں نے سوال کرنے سے قبل اپنا تعارف کروانا چاہا تو حضور نے فرمایا: تعارف کی ضرورت نہیں، عبد الکریم میں آپ کو جانتا ہوں۔ حضور انور کے یہ کلمات سن کر میں ایک لمحے کے لئے اپنا سوال تک بھول گیا۔

(صلحاء العرب و ابدال الشام)

مکرم محمد شریف امیر جماعت احمدیہ کبابیر ایک ایسے مخلص احمدی ہیں جن کی خلافت سے محبت اور تعلق کی بہت داستانیں ہیں اور ان سب کو اس مختصر سا مضمون میں بیان ناممکن ہے۔ مگر ان کے ساتھ ہونے والا ایک دلچسپ واقعہ ہے جس کا یہاں بیان کرنا بے محل نہیں ہے۔ وہ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ”مکرم محمد شریف کو اکثر اوقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ شفقت فرماتے ہوئے اردو کلاس میں بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرماتے۔ ایک دن ان کے بھائی منیر عودہ نے ان کو بتایا کہ اس دفعہ اردو کلاس میں شامل ہونا ناممکن ہے کیونکہ حضور انور کے کلاس میں بیٹھنے کے لئے اجازت یعنی ضروری ہے۔ محمد شریف بیان کرتے ہیں کہ ”مجھے اس محرومی پر شدید صدمہ لاحق ہوا۔ اسی حزن و ملال کی کیفیت میں میں گرین ہال روڈ کے کنارے چلنے لگا۔ اچانک میرے دل میں جنم لینے والی ایک معصوم سی خواہش دعا بن کر لبوں پر آگئی اور اس دل تشنگی کی کیفیت میں جانے کیسے میرے منہ سے نکل گیا کہ اے اللہ میرے غم کا مداوا یہ ہے کہ جب حضورؐ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائیں تو میرے ساتھ کوئی شفقت فرمائیں۔ اس وقت اردو کلاس نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ میں مذکورہ بالا تفکرات و خیالات میں گہرا ہوا نماز عشاء کے لئے مسجد میں آبیٹھا۔ حضور انور تشریف لائے اور عشاء کے بعد جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے دیکھتے ہی فرمایا: ”شریف! اردو کلاس میں کیوں نہیں آئے؟“ میں نے عرض کیا کہ حضور منیر نے مجھے جانے سے روک دیا تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا آؤ میرے ساتھ۔ حضور سیدھا سٹوڈیو تشریف لے گئے اور فرمایا منیر کو بلاؤ اور سلیم صاحب کو آئیں کریم لانے کا ارشاد فرمایا۔ منیر عودہ آئے تو حضور نے پوچھا کہ شریف کو اردو کلاس میں کیوں نہیں آئے دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور ہم نے حضور انور سے اجازت نہیں لی تھی۔ فرمایا اچھا اب یہ کل والی کلاس میں آجائیں۔“

(صلحاء العرب و ابدال الشام)

ان سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی محبت کے متعلق ایک اور دلچسپ واقعہ ہے۔ چنانچہ محبوب اپنے محبت کرنے والے کے قریب ہونے میں اپنا بہشت دیکھتا ہے اور اس کے قریب ہونے میں جو ہوتا ہے محبوب کی زبان اس کی وصف سے عاجز رہتی ہے۔ اسی طرح خلفائے احمدیت کی عرب احمدیوں کے ساتھ محبت کے سلوک کی وجہ سے عرب احمدی خلفاء کے ساتھ جو وقت گزارتے ہیں اس کو اپنا اس دنیا میں بہشت سمجھتے ہیں۔ مکرم محمد شریف اپنے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ سے معاف کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”جب حضور انور نے اس عاجز کو شرف معاف عطا فرمایا تو مجھے ایسے لگا جیسے میں اس زمین پر اور اس عالم میں نہیں بلکہ ہواؤں میں اڑنے لگا ہوں۔“

(صلحاء العرب و ابدال الشام)

اس کے باوجود کہ یہ ان کی خلیفہ وقت سے پہلی ملاقات تھی مگر خلیفہ کی محبت کو دیکھ کے ان کو یوں محسوس ہوا جیسا کہ بہت لمبے عرصہ سے ان کو حضور جانتے تھے۔ اسی طرح ایک اور مخلص احمدی محمد منیر ادلی اس دن کے وصف میں لکھتے ہیں، جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ نے ان کو معاف کا شرف عطا فرمایا: ”مجھے اس دن حقیقی محبت کی مٹھاس کا ادراک ہوا۔ حضور انور نے ایسے لطف و کرم اور شفقت و محبت سے مجھے گلے لگایا کہ مجھے محسوس ہوا جیسے حضور انور کا کوئی پُرانا دوست یا سگا بھائی یا عزیز ترین بیٹا ہوں۔“

(صلحاء العرب و ابدال الشام)

اس کے باوجود کہ یہ ان کی خلیفہ وقت سے پہلی ملاقات تھی مگر خلیفہ کی محبت کو دیکھ کے ان کو یوں محسوس ہوا جیسا کہ بہت لمبے عرصہ سے ان کو حضور جانتے تھے۔ اسی طرح ایک اور مخلص احمدی محمد منیر ادلی اس دن کے وصف میں لکھتے ہیں، جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ نے ان کو معاف کا شرف عطا فرمایا: ”مجھے اس دن حقیقی محبت کی مٹھاس کا ادراک ہوا۔ حضور انور نے ایسے لطف و کرم اور شفقت و محبت سے مجھے گلے لگایا کہ مجھے محسوس ہوا جیسے حضور انور کا کوئی پُرانا دوست یا سگا بھائی یا عزیز ترین بیٹا ہوں۔“

(صلحاء العرب و ابدال الشام)



مادے موجود ہوں تو سینگو نیریا بھی بشرطیکہ دیگر علامتیں پائی جائیں بہت فائدہ مند ثابت ہو گی مرض بڑھنے کے ساتھ بھوک بھی بڑھتی ہے مگر کچھ عرصے کے بعد جب معدہ جواب دے جائے اور قے شروع ہو جائے تو بھوک تو رہتی ہے مگر کھانے کو دل بالکل نہیں چاہتا۔ معدے میں تیزابیت زیادہ ہونے کی وجہ سے دمہ ہو جائے تو نکس دامیکا کے علاوہ سینگو نیریا بھی مفید ہے۔ معدے میں ہوا بہت بنتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 732، 733)

### PULSATILLA

پلسٹیلہ کا معدے کی تکلیفوں سے بھی تعلق ہے۔ تیل، گھی، اور چربی والی مرغن غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ذرا سی ملائی یا گھی کھانے سے معدہ جواب دے جاتا ہے بعض دفعہ ایسے مریض چکنائی سے نفرت کرنے لگتے ہیں لیکن اگر نفرت نہ بھی ہو تو چکنائی والی غذا انہیں ہضم نہیں ہوتی۔ پلسٹیلہ میں پیاس نہیں ہوتی لیکن ٹھنڈا پانی پینے سے سکون ملتا ہے ٹھنڈا کھانا کھانے کی خواہش ہوتی ہے معدے کی تکلیفیں صبح کے وقت زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ذہنی تکلیفیں شام کو بڑھ جاتی ہیں۔ پلسٹیلہ میں کھانا کھانے کے چند گھنٹے بعد معدے کی تکلیفیں شروع ہوتی ہیں۔ بے چینی، کھٹے ڈکار، ہوا سے پیٹ کا بھر جانا وغیرہ۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 690، 694)

### SULPHURIC ACIDUM

اگر جسم میں کسی بھی تیزاب کا عنصر زیادہ ہو جائے تو اچانک شدید ضعف کا حملہ ہوتا ہے اور جسم سے طاقت نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے سلفیورک ایسڈ معدہ کی ایسی تیزابیت کی بہترین دوا ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 787)

### ARGENTUM NITRICUM

ارجنٹم نائٹریک میں غیر معمولی ذہنی تھکان اور معدہ کی تیزابیت کی وجہ سے یادداشت متاثر ہوتی ہے۔ ارجنٹم نائٹریک کے مریض کو معدے میں پرانے السر ہوں تو جسم میں خون کی کمی ہو جاتی ہے ساتھ میٹھا کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے میٹھے کی خواہش اور بھی بہت دواؤں میں پائی جاتی ہے بعض لوگ بہت میٹھا کھاتے ہیں لیکن انہیں کچھ نہیں ہوتا لیکن ارجنٹم کے مریض کو میٹھا موافق نہیں آتا اس کے کھانے سے معدہ کا نظام بگڑ جاتا ہے اور دوسری تکلیفوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اگر میٹھے کی خواہش کے ساتھ پیٹ میں ہوا اور تناؤ بھی ہو تو یہ علامت اگرچہ لوگوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے لیکن ارجنٹم نائٹریک کے مریض میں بہت نمایاں ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 79، 80)

### CYCLAMEN EUROPAEUM

معدے کی تمام تکالیف پلسٹیلہ سے ملتی جلتی ہیں۔ چربی والے کھانے سے نفرت، گرمی، جلن کا احساس اور کافی پینے کے بعد تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ کافی کا ایک خاص اثر سائیکلیم کے مریض پر یہ پڑتا ہے کہ جتنی دفعہ کافی پیئے گا اتنی دفعہ اسہال آئیں گئے۔ معدے کی تکلیفوں میں بچکی کا آنا سائیکلیم کی بھی خاص علامت ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 346)

### BISMUTHUM

بسمتھ کے مریض کی قوت ہاضمہ کمزور ہو جاتی ہے اور فاسفورس اور اسیتھوزا کی طرح معدے میں پانی نہیں ٹھہرتا، گرم ہوتے ہی قے ہو جاتی ہے جبکہ ٹھوس غذا کھانے سے قے نہیں ہوتی۔ بہت بدبودار ڈکار آتے ہیں پیٹ کا درد ڈائسکوریا سے مشابہ ہوتا ہے مریض پیچھے کی طرف جھکتا ہے۔ درد کی نوعیت عام پیٹ درد سے مختلف ہوتی ہے جسے مریض بیان نہیں کر سکتا۔ اسہال کے دوران درد نہیں ہوتا۔ بسمتھ سے اسہال خشک کر دیئے جائیں تو درد شروع ہو جائے گا۔ معدہ میں سوزش ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 153)

### ASAFOETIDA

پسنگ کو عموماً گرم مصالے کے طور پر قوت ہاضمہ کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اس سے تیار کردہ ہومیو پیتھک دوا معدہ اور خوراک کی نالی کے تشنج میں مفید ہے۔ اس کی سب سے نمایاں علامت سر کا سن ہونا ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 109)

### LAC DEFLORATUM

لیک ڈیف ان بچوں کے لیے بہت مفید ہے جنہیں دودھ سے

بھی اس تکلیف کا ازالہ کر سکتی ہے۔ پیٹ کے کیرے بھی اس کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 630)

### NATRUM MURIATICUM

نیٹرم میور میں شدید قبض ہوتی ہے یا دست شروع ہو جاتے ہیں نیٹرم میور میں بھوک کی زیادتی کے باوجود مریض دبلا پتلا اور لاغر ہوتا ہے۔ معدہ کی جلن کے ساتھ دل بھی دھڑکتا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے پسینہ آتا ہے۔ نمک کھانے کی بے حد خواہش ہوتی ہے خالی پیٹ بہتر محسوس کرتا ہے۔ کھانے کے بعد جلن اور تیزابیت زیادہ اور منہ سے پانی آنے لگتا ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 622)

### PHOSPHORUS

فاسفورس میں پیاس بہت محسوس ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہے لیکن پانی معدہ میں گرم ہونے پر قے ہو جاتی ہے۔ آپریشن کے بعد شدید متلی ہو جو قابو نہ آئے اس میں بھی فاسفورس کارآمد ہے۔ کھانے کے فوراً بعد دوبارہ بھوک محسوس ہوتی ہے کھانے کے بعد منہ کا مزہ کھٹا ہو جاتا ہے۔ قے کا رجحان ہوتا ہے۔ پیٹ میں درد جسے ٹھنڈی چیزوں کے استعمال سے آرام آتا ہے۔ معدہ میں سوزش، چلنے اور پیٹ پر ہاتھ لگانے سے بڑھ جاتی ہے۔ دائیں طرف لیٹنے سے آرام آتا ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 655، 660)

### NUX VOMICA

نکس دامیکا مختلف قسم کی الرجیوں میں بھی مفید ہے بعض لوگوں کو چاول یا گوشت کھانے سے الرجی ہو جاتی ہے معدہ کی تیزابیت میں اضافہ ہو جاتا ہے نکس دامیکا دینے سے اللہ کے فضل سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ نظام ہضم میں خرابی کی وجہ سے معدہ میں تیزابیت پیدا ہونے لگے تو مریض کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور وہ بہت جلد غصہ میں آجاتا ہے۔ ایسے مریض عموماً دبلے پتلے ہوتے ہیں۔ مغربی تہذیب میں بہت زیادہ شراب کی عادت اور ہماری تہذیب میں مرغن غذاؤں اور چٹورہ پن کی وجہ سے جب معدہ جواب دے جاتا ہے تو بہت تیزاب پیدا کرتا ہے ایسے سب مریضوں میں نکس دامیکا اچھا اثر دکھاتی ہے۔ معدہ کی خرابی سے بسا اوقات دمہ میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ ہو انہیں خاص طور پر ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے جن سے نزلہ ہو جائے یا معدہ خراب ہو جائے۔ تیزاب کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہونے والے دمہ میں نکس دامیکا مفید ہے۔ کھانے کے بعد یا کھانے کے دوران معدہ میں بوجھ اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ معدہ کی جگہ پر ذرا سا دباؤ بھی برداشت نہیں ہوتا۔ معدے کا نچلا حصہ پھولا ہوا اور پتھر کی طرح بوجھل ہوتا ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 638، 639، 642)

### PLUMBUM METALLICUM

پلمبم کی ایک علامت یہ ہے کہ جو چیز کھائی جائے وہ معدہ میں جا کر کھٹاس میں تبدیل ہو جاتی ہے اور شدید الٹیاں آتی ہیں۔ معدہ میں موجود لعابوں اور رطوبتوں کے اثر سے کھانا عموماً تین گھنٹے کے اندر اندر ہضم ہو کر انتڑیوں میں منتقل ہو جانا چاہئے۔ اگر معدہ اس عرصہ میں خوراک کو باہر نہ نکالے تو خوراک معدہ میں ہی گٹنے سڑنے لگتی ہے۔ اس سے تیزابیت پیدا ہو جاتی ہے اور گندے بدبو دار ڈکار آنے لگتے ہیں۔ انتڑیوں کی حرکت کا نظام سست پڑ جائے تو معدہ میں کھٹاس پیدا ہوتی ہے اگر یہ سستی فالجی اثرات کی وجہ سے ہو تو پلمبم بہترین دوا ہے۔ پلمبم میں سیاہی مائل الٹیاں آتی ہیں یا سبز رنگ کا مواد نکلتا ہے جس میں بعض دفعہ خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے جگر اور معدے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ معدہ میں بوجھ اور گھٹن کا احساس ہوتا ہے ناف اندر کمر کی طرف کھینچتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 678)

### SANGUINARIA

سینگو نیریا کے مریض کے چہرے پر مستقل سرخی آجاتی ہے۔ کھانے پینے میں بداحتیاطی اور مرغن غذاؤں سے سر درد ہونے لگتا ہے۔ معدے میں جلن ہوتی ہے۔ سب اخراجات میں تیزابیت پائی جاتی ہے اکائیاں بھی آتی ہیں۔ قے میں اتنی تیزابیت ہوتی ہے کہ گلا جھپل جاتا ہے۔ اگر معدے میں حد سے بڑھے ہوئے تیزابی

### CONIUM MACULATUM

معدے کے کینسر میں کونیم گو غیر معمولی اہمیت کی دوا ہے مگر وہاں بھی یہی مشکل پڑتی ہے کہ جب تک کینسر نہ بن جائے معدہ میں پیدا ہونے والا کوئی درد کونیم کی نشاندہی نہیں کرتا۔ اگر دیر ہو جائے تو کونیم صرف وقتی آرام دیتی ہے اس کے دینے سے زندگی نسبتاً آسان ہو جاتی ہے۔ (ہومیو پیتھی علاج بالمثل صفحہ 326)

### HYDRASTIS

مریض قبض کا شکار رہتا ہے پیٹ کے نچلے حصہ میں درد ہوتا ہے جو رفع حاجت کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے معدہ میں دکھن کا احساس ہوتا ہے۔ نظام ہضم بہت کمزور پڑ جاتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا اور زبان سفید ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی علاج بالمثل صفحہ 449)

### DIOSCOREA VILLOSA

اس کی مخصوص علامت یہ ہے کہ تشنج خواہ پتے میں ہو یا پیٹ کے کسی حصے میں ہو اس میں ہمیشہ دباؤ سے نقصان پہنچتا ہے اور انگڑائی لے کر ماؤف جگہ پر دباؤ کم کرنے سے آرام ملتا ہے پیچش میں قونج کے درد بہت ہوتے ہیں اس کے مریض کو آہستہ ٹھنڈے سے آرام ملتا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ معدہ کے تشنج کا درد دل کی جانب لپکتا ہے ان تمام علامات میں ڈائسکوریا مفید ہے۔ (ہومیو پیتھی علاج بالمثل صفحہ 355)

### IRIS VERSICOLOR

آئرس ورسیکولر معدے کی کھٹاس کے لیے بہترین دوا ہے۔ یہ انتڑیوں اور معدہ کی اندرونی جھلیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 483)

### IPECACUANHA

اپنی کاک ملیریا کی بہت اہم دوا ہے۔ ملیریا کا بھی متلی سے گہرا تعلق ہے اور اس کا معدے پر بھی حملہ ہوتا ہے۔ معدے میں بھی کاٹنے والے درد اٹھتے ہیں اور انکی حرکت بائیں طرف سے دائیں طرف ہوتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے چاقو مار دیا ہو اور مریض حرکت نہیں کر سکتا بلکہ ساکت و جامد ہو جاتا ہے۔ اپنی کاک معدے کی بہت اچھی دواؤں میں سے ہے۔ اگر معدہ میں ہوا کا تناؤ محسوس ہو تو اپنی کاک مفید ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 475، 476)

### KREOSOTUM

معدے میں بھی تیزابیت، قے اور متلی کا رجحان ملتا ہے قے کا مواد گلے میں جلن اور خراش پیدا کرتا ہے منہ کا ذائقہ خصوصاً پانی پینے کے بعد کڑوا معلوم ہوتا ہے معدے میں درد جسے کچھ کھانے سے آرام ہو مگر کھانے بعد قے ہو جاتی ہو۔ گرم غذا سے مریض بہتر محسوس کرتا ہو جبکہ ٹھنڈی غذا سے بیماریوں میں اضافہ ہو جاتا ہو معدے میں کچھ اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ کینسر کے رجحان والے مریض میں بھی کرنیو ڈوٹ مفید ہے خصوصاً معدے کے کینسر کے آغاز میں کونیم کے ساتھ ملا کر دی جائے تو فائدہ پہنچاتی ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 522)

### MERCURIUS

مرکری کے مریض کی بھوک یا تو بہت بڑھ جاتی ہے یا بالکل ختم ہو جاتی ہے گوشت، کافی، اور چکنائی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ مسلسل بھوک کے ساتھ کمزوری کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے۔ دودھ اور میٹھی چیزوں سے معدے کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ ٹھنڈی چیزیں کھانے کی بہت خواہش ہوتی ہے۔ معدہ میں جلن، سوزش اور چھوٹے سے درد نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ بچکی لگ جاتی ہے ڈکار بھی آتے ہیں معدہ میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ جگر کے مقام پر سونیاں سی چھتی ہیں دائیں طرف لیٹنے سے تکلیف بڑھتی ہے۔ پیچش اور پیٹ درد جس میں ڈنک مارنے کا احساس ہو، یہ سب علامتیں مرکری میں پائی جاتی ہیں۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 598، 599)

### NATRUM PHOSPHORICUM

تیزاب کی زیادتی کی وجہ سے معدے میں السر ہوں اور پھوڑے کا سا درد اور سونیاں چھنے کا احساس ہو تو نیٹرم فاس کام آسکتی ہے۔ اسہال کا قبض سے بدلنا دواؤں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگر ایسے مریض کا مزاج نیٹرم فاس سے ملتا ہو تو نیٹرم فاس



# DAILY LONDON ALFAZL ONLINE



اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء  
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں



0044 74 9378 5065  
0044 79 5161 4020



info@alfazlonline.org

جانا، اسے شہر سے باہر پھینک دیا جاتا اور وہ ویرانوں میں سبک سبک کر دم توڑ دیتا تھا۔ پاکستان میں 1960ء تک ہزاروں لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہو چکے تھے۔ یہ مرض تیزی سے پھیل رہا تھا اور لوگ اس کا شکار ہو رہے تھے۔

کوڑھ کے مرض میں مبتلا افراد کے لئے قرنطینہ کا لفظ اس وقت بھی استعمال ہوتا تھا لیکن بہت کم۔ زیادہ تر لفظ ”کوڑھی ہاؤس“ استعمال ہوتا تھا۔ کیونکہ اس وقت حکومت اور ملک کے میسر حضرات نے کوڑھیوں کے لئے شہروں سے باہر رہائش گاہیں تعمیر کرا دی تھیں۔ یہ رہائش گاہیں کوڑھی خانے کہلاتی تھیں۔ لوگ ان علاقوں سے گزرنے سے کتراتے اور اگر بحالت مجبوری گزرتے بھی تو آنکھ، منہ اور ناک لپیٹ کر ان احاطوں کے قریب سے گزرتے تھے۔

لوگ مریضوں کے لئے کھانا دیواروں کے باہر سے اندر پھینک دیتے تھے۔ اور یہ متاثرہ مریض مٹی اور دھول میں لتھری روٹیاں جھاڑ کر کھا لیتے تھے۔ اس کے بعد پاکستان اس مرض پر قابو پانے میں کامیاب ہو گیا۔ جس میں ڈاکٹر رحمہ فاؤ نامی خاتون کا بہت بڑا کردار ہے۔

جذام کے مرض کے بعد پاکستان میں متعدد بیماریاں آتی رہیں لیکن قرنطینہ سنٹرز کی ضرورت نہیں پڑی مگر کرونا وائرس کے بعد پاکستان کو ایک بار پھر قرنطینہ سنٹرز کی ضرورت پڑی جس کے لئے پاکستان نے تفتان کے قریب قرنطینہ سنٹر بنایا۔ اس کے بعد سکھر، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، ملتان میں قرنطینہ سنٹرز بنائے گئے۔ جس کا مقصد کرونا کے تصدیق شدہ یا مشتبہ مریضوں کو آبادی یا صحت مند افراد سے دور رکھنا ہے تاکہ کرونا کا مرض نہ پھیلے۔

## قرنطینہ میں رہنے والوں کی زندگی

یہ تصور کیا جاتا ہے کہ قرنطینہ میں رہنے والوں کی زندگی بہت بور ہوتی ہے۔ ان کے لئے وقت کاٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان میں نیند، گھبراہٹ اور چڑچڑاہٹ آجاتا ہے۔ لیکن قرنطینہ میں رہنے والے افراد کوئی نہ کوئی مشاغل یا سرگرمی اپنا کر جس سے دوسرے متاثر نہ ہوں، ٹی وی دیکھ کر یا انٹرنیٹ استعمال کر کے وقت گزار سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں مشہور شخصیات نے کرونا وائرس کے شبہ میں اپنے گھر کے ہی کسی کمرے کو قرنطینہ کا درجہ دیا ہوا ہے۔ جہاں وہ اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کر کے، راشن اور ضروری سامان جمع کر کے کچھ دنوں کے لئے اپنے گھر والوں سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔

## اوقات طلوع و غروب

خروج آفتاب	طلوع فجر	22-اپریل 2020ء
18:42	04:38	مکہ مکرمہ
18:46	04:33	مدینہ منورہ
19:03	04:23	قادیان
18:44	04:05	ربوہ
20:11	03:37	اسلام آباد ٹلفورڈ

یاسر محمود

## قرنطینہ

پاکستان میں بعض لوگوں کے لئے قرنطینہ ایک نیا لفظ ہے۔ پاکستان میں کرونا وائرس کی وبا پھوٹنے اور کرونا کیسز منظر عام پر آنے کے بعد یہ لفظ آج کل بہت استعمال ہو رہا ہے کہ فلاں کو قرنطینہ بھیج دیا گیا، فلاں نے خود کو قرنطینہ کر لیا۔ کچھ دوست یہ سمجھتے تھے کہ شاید قرنطینہ کوئٹہ کا کوئی علاقہ ہے۔

قرنطینہ کو انگلش میں کوارنٹین (Quarantine) کہتے ہیں۔ کوارنٹین لفظ ان لوگوں کے لئے نیا نہیں ہے جو کمپیوٹر پر کوئی ہنٹی وائرس یا ہنٹی سپائی وائرس استعمال کرتے ہیں۔ کسی ہنٹی وائرس کی مدد سے جب آپ اپنے کمپیوٹر کو سکین کرتے ہیں تو وہ وائرس سے متاثرہ فائلوں کو کوارنٹین کر دیتا ہے۔ یعنی کمپیوٹر کی دوسری فائلوں کو جو وائرس سے متاثرہ نہ ہوں، سے علیحدہ کر دیتا ہے تاکہ باقی فائلیں وائرس زدہ نہ ہوں۔ ہنٹی وائرس کی مدد سے یہ کوارنٹین فائلیں باقی فائلوں کو نقصان نہیں پہنچاتیں۔

میڈیکل سائنس کی زبان میں قرنطینہ کا مطلب کسی متعدی بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کسی کو کچھ وقت کے لئے یا شفا یاب ہونے تک الگ رکھنا ہے۔ تاکہ اس بیماری کی وجہ سے باقی لوگ متاثر نہ ہوں۔ چونکہ کرونا بھی ایک متعدی بیماری ہے لہذا اس سے دوچار افراد یا متاثرہ افراد کے ساتھ رابطے میں آنے والے افراد کو الگ رکھا جاتا ہے۔

## اسلام میں قرنطینہ کا تصور

قرنطینہ کے تصور پر عمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوا جب انہوں نے شام کا سفر سرخ نامی علاقے میں ترک کرنے کا ارادہ کر کے واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ شام کے دورے پر جارہے تھے کہ اسی دوران ان کو اطلاع ملی کہ وہاں طاعون کی وبا پھیل گئی ہے۔ انہوں نے پلٹنا چاہا تو سیدنا ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے اس کی بھرپور مخالفت کی اور کہا کہ آپ شام ضرور جائیں کیا آپ تقدیر الہی سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟

اس موقع پر سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ سامنے آئے۔ آپؓ نے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث بیان کی جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب تم کسی شہر میں وباء کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تم وہاں (پہلے ہی) موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو۔ سیدنا سالم بن عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ شام میں داخل نہ ہوئے اور مدینہ واپس لوٹ گئے۔

ایک روایت کے مطابق قرنطینہ کو حکومت کی جانب سے عوام پر لازمی قرار دینے کا پہلا کریڈٹ مشہور اموی خلیفہ الولید بن یزید کے سر ہے۔ جذام کی وباء پھیلنے کے بعد اموی خلیفہ نے دمشق میں ہسپتال بنایا، جس میں پہلا قرنطینہ بھی بنا یا گیا۔ جہاں جذام کے مریضوں کو رکھا جانے لگا۔ ان کے علاج کے لئے اس وقت کے ماہر طبیوں کی خدمات لی گئیں۔

## پاکستان میں قرنطینہ کا تصور

60 کی دہائی میں پاکستان بالخصوص کراچی میں جذام یا کوڑھ کا مرض پھیلنا شروع ہو گیا تھا، یہ مرض لا علاج سمجھا جاتا تھا۔ کوڑھ کا مرض ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہونے والا مرض تھا۔ کوڑھ کے مرض میں مریض کا جسم گنا شروع ہو جاتا ہے جسم میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کوڑھی اپنے اعضاء کو بچانے کے لئے ہاتھوں، ٹانگوں اور منہ کو کپڑے کی بڑی بڑی پٹیوں میں لپیٹ کر رکھتے ہیں۔ جس انسان کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو

الرجی ہوتی ہے وہ دودھ ہضم نہیں کر سکتے اور انہیں اسہال وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں بعض اوقات لیک ڈیف کی سی ایم میں ایک خوراک سے ہی بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ (ہومیو پیتھی صفحہ 531)

## GRATIOLA

اس کا نزلہ اگر معدہ پر گرے تو ساتھ ہی تشنج ہو جاتا ہے اچانک بل پڑنے اور سکڑنے کا احساس ہوتا ہے اس کے علاوہ یہ معدہ کی عام خرابی کی بھی دوا ہے۔ گریٹولا کے مریض کے معدہ کی خرابی میں اوپر کا ہونٹ سوج جاتا ہے۔۔۔ گریٹولا میں چکر بھی آتے ہیں جن کا عموماً کھانے سے بھی تعلق ہوتا ہے کھانا کھاتے ہوئے چکر آتے ہیں اور کھانے کے بعد چکر زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل صفحہ 414)

\*\*\*\*\*

## شعراء کرام سے ایک ضروری درخواست

روزنامہ افضل لندن میں شعراء کرام کا منظوم کلام شائع ہوتا ہے۔ جن میں بعض نو آموز شعراء کا کلام بھی شامل ہوتا ہے۔ جس پر بعض مستند شعراء اپنے جذبات اور تحفظات کا کافی اظہار کرتے ہیں۔ خاکسار ان مستند شعراء کی خدمت میں نہایت ادب سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہے کہ ”افضل“ آغاز سے ہی استاد کا درجہ رکھتا ہے۔ بے شمار، انگنت احمدی احباب و خواتین نے ”افضل“ سے ہی لکھنا سیکھا ہے ان میں سے بعض نثر نگار بنے اور بعض شعراء کیونکہ افضل نے ایسے شعراء کی نظمیں اور نثر نگاروں کے مضامین شائع کر کے ان نو آموز لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ جن کی تعداد اب ہزاروں میں ہے۔

کوئی نثر نگار یا شاعر پیدائشی طور پر نہ تو مضمون لکھنا جانتا ہے اور نہ شعر و شاعری کرنا اور وقت کے ساتھ وہ دھیرے دھیرے ترقی اور بہتری کی منازل طے کرتا ہے۔ کوئی شاعر یا نثر نگار اپنے سابقہ لکھے ہوئے پر نگاہ ڈالے تو ہر انسان سابقہ دور سے اپنے آپ کو بہت بہتر پاتا ہے۔ خاکسار نے خود ایسے شعراء کا کلام آغاز میں سنا ہوا ہے جب انہوں نے شاعری کہنی شروع کی تو وہ ٹوٹے پھوٹے اشعار ہوتے تھے مگر داد لے لے کر ان کا شمار مستند شعراء میں ہونے لگا ہے۔ میں تو شعرو شاعری سے زیادہ تعلق نہیں رکھتا لیکن جماعت میں موجود روحانی شخصیات و دیگر شعراء کا کلام سن کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شاعری میں بحر اور وزن ضرور حیثیت رکھتے ہیں مگر شاعری جذبات کا بھی نام ہے جیسے آجکل کرونا کی وجہ سے احمدی دوستوں کے دل پستھے جا رہے ہیں اور وہ شاعری کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ پھر ہم نے آزاد شاعری بھی دیکھی اور سنی ہوئی ہے۔

اس لئے مستند شعراء کو اپنا سابقہ دور سامنے رکھ کر ان نو آموز شعراء کو تنقید کی بجائے داد دینی چاہئے کیونکہ مستقبل میں یہی جماعت کا سرمایہ ہیں۔ جنہوں نے مستند شعراء کی جگہ لینی ہے۔ میری درخواست ہے کہ اگر مستند شعراء کسی کی نظم میں جھول دیکھیں تو ادارہ سے رابطہ کر کے اس نو آموز شاعر کا فون نمبر یا ای میل حاصل کر کے انہیں اپنا شاگرد بنا کر ان کی تربیت کریں یا اپنے آپ کو نوک پلک درست کرنے کے لئے پیش کریں۔

ایڈیٹر کی حیثیت سے خاکسار نے دنیا بھر کے لاکھوں قارئین، مضمون نگاروں اور شعراء کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ادارہ ہر ممکن نوک پلک درست کر کے نثر یا منظوم کلام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ادارہ کی پوری ٹیم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ كَانِ اللهُ مَعَكُمْ (ایڈیٹر)